جہان تازہ

ہے کوئی...... جو عبرت پکڑے؟

ف۔ر۔ی

اللہ تعالیٰ نے انسان کی رشد و ہدایت کیلئے انبیاء ورسل علیہم السلام مبعوث فرمائے اور کتابیں نازل فرمائیں جن کے ذریعے انسان کو دنیا و آخرت کی بہتری اور کامیابی کے تمام اصول وضابطے بتادیئے گئے اور نقصان کے سب ذرائع سے آگاہ کر دیا گیا، لیکن اس کے ساتھ ساتھ روزمرہ کئی واقعات ایسے بھی انسان کے مشاہدے میں لائے جاتے ہیں جن سے انسان اپنے عقیدے وعمل کو مزید مضبوط اور بہتر بنا سکتا ہے۔ ایسا ہی ایک واقعہ گزشتہ روز میرے سامنے پیش آیا، اس میں موجود عبرتیں اور نصیحتیں میں اپنے عزیز القدر قارئین سے شیئر کرنا چاہتا ہوں تاکہ جو کوئی نصیحت حاصل کرنا چاہتا ہے وہ اس سے عبرت حاصل کرلے۔

یہ 29 دسمبر 2014 کی مغرب کی نماز کے بعد کا واقعہ ہے شام کا اندھیرا چھا رہا تھا۔ فیصل آباد سے سیالکوٹ کیلئے جانے والی راجہ کمپنی کی بس لاری اڈا سے روانہ ہو چکی تھی۔ ملت چوک فیصل آباد سے دو خواتین سوار ہوتی ہیں۔ ان کے پاس ایک چھوٹا سا بچہ بھی ہے۔ بس نے جب مانانوالہ کراس کیا تو کنڈیکٹر کو معلوم ہو گیا کہ ان عورتوں نے ''اڈا جوہل'' سٹاپ پر اترنا ہے تو کنڈیکٹر نے بڑی رعونت سے کہا کہ ہمارا وہاں سٹاپ نہیں، آپ یہاں ہی اتر جائیں یہ کہہ کر اس نے بس کی باڈی کو کھٹکھٹایا اور ڈرائیور کو آواز دی کہ انہیں یہاں ہی اتار دو اب وہ عورتیں منت سماجت کرنے لگیں کہ ہمارا چھوٹا سا بچہ بیمار ہے۔ ہم ابھی ہسپتال سے آرہی ہیں کافی دیر کی سٹاپ پر کھڑی تھیں۔ رات کا وقت ہے حتی کہ وہ بے چاری یقین دلانے کیلئے قسمیں اٹھانے لگیں اور کنڈیکٹر کو اس کے بچوں کا واسطہ دینے لگیں لیکن کنڈیکٹر پر ان کی کسی بات کا اثر ہی نہیں ہو رہا تھا۔

ان کی مجبوری اور اس لجاجت کو دیکھ کر بعض مسافروں نے بھی عورتوں کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ یہ مجبور ہیں آپ اگر ان کے مطلوبہ سٹاپ پر نہیں اتارنا چاہتے تو انہیں کھرڑیانوالہ سٹاپ پر اتار دینا۔ وہ بس سٹاپ ہے وہاں سے کوئی سواری مل جائے گی مگر کنڈیکٹر اور اس کے ہیلپر نے انتہائی تکبر و غرور اور بد معاشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں بغیر سٹاپ کے رات کے اندھیرے میں اتار دیا۔ نہ جانے ان بے چاریوں نے کیا کیا اس کو بد عائیں دی ہونگی؟

جب گاڑی کھرڑیانوالہ سٹاپ پر پہنچی تو وہاں سے چار نوجوان سوار ہوئے، ان میں سے دو نے 10-10 روپے کرایہ دیا اور باقی دو نے سٹوڈنٹ کہہ کر ٹرخا دیا۔ یہاں یاد رہے کہ ان عورتوں نے فی کس 50-50 روپے کرایہ دینا تھا جو کہ ایک سو روپیہ بنتا ہے، پھر ان پر احسان بھی ہوتا۔ وہ مجبور بروقت گھر پہنچ کر اس کو دعائیں بھی دیتیں، لیکن اب یہ صرف بیس روپے لے کر ان نوجوانوں کے سامنے بے بسی کی تصویر بنے نظر آرہے ہیں اور بالکل ان کو ''اڈہ جوہل'' سٹاپ پر اتارا۔ اس موقعہ پر بہت سے مسافروں نے اپنے اپنے انداز اور الفاظ میں اس کو اس کا احساس دلانے کی کوشش کی......تو میں سوچنے لگ گیا کہ میرا رب کس قدر مہربان اور قادر و قدیر اور مالک و مختار اللہ ہے کہ جس نے ایک متکبر شخص کو جو اپنی حیثیت اور اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اس بات کو بھول گیا تھا کہ کوئی اس سے بھی زیادہ طاقتور اور اختیارات کا مالک ہے، جو آن واحد میں انسان کو اس کی اوقات یاد دلانے پر قادر ہے۔ وہ رب تو ایسا ہے کہ نمرود جیسے سرکش کو معاشرے میں حقیر سمجھی جانے والی مخلوق مچھر کے ذریعے ہلاک کر دیتا ہے۔ فرعون جیسے باغی کو پانی کے چند قطرات کے ذریعے اس کی اوقات یاد دلاتا ہے۔ اسی طرح کے ہزاروں واقعات تاریخ کے سینے میں محفوظ ہیں، جو اپنے اندر انسان کیلئے عبرت کے کئی نشان لیے ہوئے ہیں اور خود انسان کے سامنے ایسے بیسیوں واقعات رونما ہوتے ہیں کہ جن سے انسان نصیحت حاصل کرتے ہوئے اپنی اصلاح کر سکتا ہے اور اپنے رب تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط بناتے ہوئے اپنی دنیا و آخرت سنوار سکتا ہے۔

آج جو لوگ اپنے منصب، عہدے اور اختیارات کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے اپنے

ماتحتوں کو دیوار سے لگانے کی سعی کرتے اور انہیں اذیت دے کر دلی خوشی اور فرحت محسوس کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارا اختیار اور حق ہے، کوئی دوسرا ہمارے سامنے دم نہیں مار سکتا، انہیں ضرور اس پہ غور کرنا چاہیے کہ مصیبت آتے وقت کچھ دیر نہیں لگتی اور نہ جانے کب اللہ تعالیٰ کی پکڑ آجائے اور انسان خود عبرت کا نشان بن جائے۔ اگر اس میں کچھ دیر بھی ہو جائے تو آدمی کو کسی غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہیے بلکہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے ہر وقت ڈرتے رہنا چاہیے اور تکبر وغرور کی بجائے عاجزی وانکساری کرتے ہوئے اپنے اختیارات کو اللہ تعالیٰ کی نعمت سمجھتے ہوئے ان کا حق ادا کرنا چاہیے اور انہیں استعمال کرتے ہوئے ہمیشہ اعتدال کی راہ اپنانی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اچانک آفتوں، مصیبتوں سے بچائے اور اپنے عذاب سے ہمیشہ دنیا وآخرت میں محفوظ ومامون رکھے۔ آمین یارب العالمین۔

”متقی کون؟“

متقی سر اللہ کے در پہ جھکانے والے — اپنے اعمال میں اخلاص اپنے والے
مال خرچ کرتے ہیں فراخی اور تنگی میں — سبق انسانوں کو ہمدردی کا پڑھانے والے
عمل کوئی بھی کرتے نہیں سنت کے خلاف — توحید و سنت کو سینے سے لگانے والے
صبر و قناعت عفو اوصاف حمیدہ — ان کی سیرت کہ وہ غصہ کو پی جانے والے
علم دین ان کے لیے تبلیغ ان کا مقصد — دوش پر بار امانت کا اٹھانے والے
کون جانے متقی کی قدر و قیمت کیا ہے — شب و روز دنیا کو قرآن سنانے والے
کرتے ہیں استغفار شام و سحر وہ — اللہ اللہ لو اللہ سے لگانے والے
بغض و حسد و کینہ سے ہیں پاک سینے — روٹے دلوں کو وہ آپس میں ملانے والے
شرکت و بدعت سے وہ ہوتے ہیں کوسوں دور — راہ دنیا کو توحید کی دکھلانے والے
عظمت اسلام کی خاطر جیتے ہیں وہ شب و روز — یہ ہیں باغوں اور چشموں کو پانے والے
تاجؔ یہ ہیں اہل اللہ اس بزم دہر میں — سبق توحید کا اہل دنیا کو سکھانے والے

از: شاعر اسلام مولانا قاری تاج محمد شاکر (پتوکی)